مدیر کے نام

ڈاکٹر محمد ذکاء اللہ، قائداعظم یونی ورسٹی اسلام آباد

قرآن و حدیث کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ چہرے کے پردے کے احکامات (چند مشورے، جون ۹۵ء) کہیں موجود نہیں ہیں اور نہ ہی نبی اکرم ؐ کے دورِ باسعادت میں اس کے آثار ملتے ہیں۔ بدقسمتی سے دینی رویہ عورت کے معاملے میں بالخصوص افراط و تفریط کا شکار رہا ہے۔ اسلام نے عورت کو جو حقوق دیے اور جو پابندیاں لگائیں وہ بھی افراط و تفریط سے محفوظ نہ رہ سکیں مثلاً (۱) اسلام نے عورت کو وراثت میں حصہ دار بنایا جو ہمارے معاشرے کی ۹۹ فی صد خواتین کو حاصل نہیں ہے۔ بقیہ ایک فی صد خواتین میں بھی اکثر کو شرعی حصہ دینے کی بجائے برائے نام حصہ دے کر ٹرخا دیا جاتا ہے۔ (۲) نبی اکرم ؐ نے علم حاصل کرنا مسلمان مردوں اور عورتوں پر فرض قرار دیا تھا لیکن ہمارے ہاں کہیں فتنے کے انسداد اور کہیں دینی غیرت کے نام پر انھیں حصول علم کے لیے گھر سے باہر جانے سے روکا جاتا ہے۔ (۳) نبی اکرم ؐ نے لڑکیوں کی رائے لیے بغیر ان کا نکاح کرنے سے منع کیا تھا، لیکن پاکستانی معاشرے کی ۹۰ فی صد سے زائد لڑکیوں کے رشتے ان کی رائے لیے بغیر ان پر ٹھونسے جاتے ہیں۔ (۴) نبی اکرم ؐ نے جمعہ اور عیدین کی نماز میں خواتین کو نماز میں شریک ہونے اور خطبہ سننے کی تاکید کی تھی۔ ہم نے انسداد فتنہ کے نام پر انھیں مسجد آنے سے روک دیا ہے۔ (۵) نبی اکرم ؐ نے تو یہ فرمایا تھا کہ جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے چہرے اور ہاتھ کے علاوہ جسم کا کوئی حصہ نظر نہ آئے۔ ہم نے افراط کے رویے کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کا منہ، ناک اور کسی حد تک آنکھیں بھی ڈھانپ دیں۔

معاف کیجیے گا، کہیں روایات، کہیں غیرت اور کہیں انسداد فتنہ کے نام سے مسلم معاشرے میں خواتین پر غیر شرعی پابندیاں عائد کی گئی ہیں، اور ان کا سلسلہ صدیوں پر محیط ہے۔ ہم ہمیشہ اسلام میں عورت کو دیے گئے حقوق کی بات کرتے ہیں لیکن ذرا یہ تو بتایئے کہ یہ حقوق حاصل کن خواتین کو ہیں؟ بلکہ جن گھرانوں و علاقوں میں مذہب سے روایتی عقیدت و وابستگی زیادہ ہے، وہیں بالعموم خواتین پر غیر شرعی ظلم کا سلسلہ بھی زیادہ دراز ہے۔ چہرے کا پردہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں جو نبی اکرم ؐ کے دور میں پیش نہیں آیا، اور بعد میں اس موضوع پر اجتہاد کی ضرورت پیش آئی ہو۔ خدارا! اپنے علما و مشائخ کو اپنا الٰہ اور شارع نہ بنایئے کہ یہ اللہ کو پسند نہیں ہے۔

مظہر علی ادیب ' لاہور

اگرچہ قرآن میں 'نقاب' کا لفظ نہیں ہے تاہم حدیث میں 'نقاب' کا لفظ ملتا ہے (چند مشورے ' جون ۹۵)۔ اس دور کے شعرائے کرام کے اشعار میں 'نقاب' اور نقاب کے ہم معنی الفاظ بکثرت ملتے ہیں۔ پاؤں کے زیورات کی جھنکار اور آواز کے حسن کا تو پردہ ہو (النور ۲۴: ۳۱ - احزاب ۳۳: ۳۲)--- اور جسم کے سب سے زیادہ پرکشش حصے یعنی چہرے کا پردہ نہ ہو' یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ قرآن "زینت" چھپانے کا صاف حکم دیتا ہے 'کیا عورت کے خوبصورت بال' ماتھے 'کان اور ناک کا زیور زینت نہیں؟ کیا کریم پاؤڈر' ہونٹوں کی سرخی' آنکھوں کا سرمہ اور طرح طرح کا دوسرا "میک اپ" زینت نہیں؟ یقیناً یہ سب کچھ "زینت" ہے اور اسے چھپایا جانا ضروری ہے۔ عورتوں کو نقاب کے ساتھ ان تمام "زینتوں" کا حق دینا بہتر ہے . اور زیادہ قابل عمل ہے یا نقاب ختم کر کے انھیں ان تمام "زینتوں" ہی کے حق سے محروم کرنا؟ مغربی ممالک کی عورتیں سخت سردی کی وجہ سے پورے جسم پر دو دو اور کوٹ پہنتی ہیں 'کیا آپ اسے "شرعی پردہ" کہیں گے؟ درحقیقت چہرے کے پردے کے بغیر "اسلامی پردہ" کا تصور مکمل نہیں ہوتا۔

پردے کی پابند خواتین نے اپنی زندگیوں میں عظیم الشان کارنامے سرانجام دے کر یہ بات ثابت کر دی ہے کہ شرعی حجاب عورت کی حقیقی ترقی کی راہ میں رکاوٹ نہیں ہے۔ آج بھی ۴۰ سے زیادہ لیڈی ڈاکٹرز لاہور کے شفاخانوں میں برقع کے ساتھ' صرف آنکھیں بے نقاب کر کے' مریضوں کا آپریشن تک کر رہی ہیں۔ ربوہ کے ایک شفاخانے میں تمام نرسیں اور ڈاکٹرنیاں باقاعدہ برقع پہن کر ڈیوٹیاں دیتی ہیں۔ گو ایران میں نقاب کی پابندی نہیں ہے 'تاہم ایرانی عورتیں اپنی پوری پیشانی 'کان' رخساروں کی اطراف اور ٹھوڑی چھپاتی ہیں یعنی صرف "چہرے کی ٹکیہ" کھلی رکھتی ہیں--- لیکن اتنی "بے نقابی" بھی اس امر سے مشروط ہے کہ وہ چہرے کا میک اپ نہیں کر سکتیں۔

منظور احمد چنیوٹی ' لندن

یہاں دیار غیر میں آپ کا مضمون توہین رسالت کا حالیہ مقدمہ پہلے روزنامہ جنگ ' لندن میں پھر برمنگھم میں ترجمان القرآن میں پڑھا۔ آپ نے جس اسلامی جذبے اور عشق نبوی ﷺ سے سرشار ہو کر جس موثر انداز میں یہ تحریر کیا ہے دل چاہا کہ آپ کو اس مدلل اور مبنی برحقیقت مضمون پر دل کی گہرائیوں سے ہدیہ تبریک پیش کروں۔ آپ نے پوری مسلم امہ کی نمایندگی کرتے ہوئے ترجمانی کا صحیح حق ادا کر دیا ہے۔ اور معترضین کے شبہات کا بھی مدلل اور مسکت جواب دے کر اتمام حجت کر دی ہے۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء